

فرز مود میر معنی | اردو کے جدت آفرین اور نادرہ کار شاعر جناب عبد العزیز خالد کے اس سے پہلے متعدد شعری مجموعے چھپ چکے ہیں۔ فرز مود میر معنی ان کا تازہ مجموعہ کلام ہے، جو نہایت ہی اچھے کا کاغذ پر بڑی آب و تاب سے شائع کیا گیا ہے۔

خالد صاحب کا کلام پڑھ کر انسان حیرت میں آجاتا ہے کہ انھیں الفاظ پر، صرف اردو کے الفاظ نہیں، بلکہ عربی، فارسی اور دوسری زبانوں کے الفاظ پر کتنی قدرت ہے۔ اور صرف الفاظ پر نہیں، بلکہ وہ اپنے اشعار میں جو معنائیں لاتے اور تلمیحات استعمال کرتے ہیں، وہ سب قوموں کے ادب سے ماخوذ ہوتی ہیں۔ اتنا وسیع مطالعہ، الفاظ پر اتنی قدرت اور اس قدر الفاظ ذہن میں محفوظ ہوں، یہ ایک عجوبہ ہے۔ اور عبد العزیز خالد اپنے ہر مجموعہ میں اس عجوبہ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

فرز مود میر معنی میں ۱۲۶ اشعار ہیں۔ ان میں سے بیشتر کا پہلا مصرعہ اردو ہے، اور دوسرا عربی کا۔ اور یہ التزام شروع سے آخر تک قائم ہے۔ چند شعر ملاحظہ ہوں:

یہ رویہ تگ و دو یہ کو یہ جنوں	فما خطبکم ایہا المرسلون
سلام علیکم فانتم لنا	فما ط و انا بکم لاحقون
رہیں مجھ سوز و گداز اہل دل	قلیلا من اللیل ما میہجعون
غم ان کے لیے راح و ریحان و روح	یتضرعون و لیضارعون

یہ شروع کے اشعار ہیں۔ آخر کے چند اشعار ملاحظہ ہوں، جن میں شاعر نے اپنی یوں تعارف کر ایسے:

سئول و عقول و قعول و فعول

میں محذوب و ساک ہوں خود رفتہ ہوں

دہکتا ہے سینے میں تور، بالذ	موع السوا فم تفیض جنون
کمال سخن حمد و لغت و درو و	مؤذت ہوں تحدیث نعت کردوں
اسے سمجھتا ہوں صلوة و سلام	فصداً شکوراً افلا اکون
دسلسلے دہی قد ابغثکم	الا تسمعون! الا تسمعون
مرا فرض میں نے ادا کر دیا	فیا ایہا الناس! اما قائلون

خالد صاحب اپنے اشعار میں عربی کے جو الفاظ لاتے ہیں۔ اور یہ الفاظ اکثر بہت نامانوس اور معلق ہیں، لغوی لحاظ سے ان میں کوئی سقم نہیں ہوتا۔ اسی طرح ان کے عربی مصرعے بھی خود اپنی جگہ بامعنی ہوتے ہیں۔ لیکن خالد صاحب کے اشعار پڑھ کر آدمی ان کی عبقریت اور بجز علمی سے سہوت اور مرعوب تو ضرور ہو جاتا ہے، لیکن الفاظ کی بنی ہوئی اس سر بنگ اور حسین و جمیل عمارت میں لیکن بڑا غیر واضح نظر آتا ہے۔ اس پر آدمی کو افسوس ہوتا ہے کہ اتنی زیب و زینت اور اس قدر آرائش اور سج و سج، لیکن جس کے لیے یہ سب کچھ ہوا، وہ نسبتاً کچھ بھی نہیں۔ چند شعر ملاحظہ ہوں:

نکارانِ گچھر و شمشادِ قد	طرح دار و طہارِ نخل العیون
بوریں تن و تاقیں پیسہ ہن	ثقال الرداف و لطاف المتون
نگہ پر عیش جسم سوزان و گرم	رمن غیر سقمہ سقیمہ الجنون
گلاب و قصب و رخام و طلا	کشوح و خصور و جود و حضور
یہ ابداف و اندام و جسم و لعاب	غزال و زلال و کثیب و غصون
پس پلکا آتش پر لیب	مژہ سرمہ ریزان و سرمہ کشون

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ خالد صاحب آسان اور صاف اردو زبان میں شعر نہیں کہہ سکتے۔ کہہ سکتے ہیں اور کہتے ہیں لیکن معلوم نہیں کہ اگر ایک مصرعہ صاف اردو میں ہو گا تو دوسرا مصرعہ اس کے ساتھ عربی میں کہیں گے مثلاً

چمے باد تند، آئے سبیل بلا	نظلو امن بعدہ لایکفر دن
اجاڑیں غریبوں کی آبادیاں	ولی مسجد المقدساً یصنعون
وہ دیتے ہیں جھوٹی نمائش پہ جان	وما لا خطیوا لہا یبذلون

ان کی مشکل کوئی کا نمونہ یہ شعر ہیں:

رشوف و انوف و رصوف و قظون	شموس و عسوس و ہجول و ہجون
قلوق و قظوب و عظوف و علق	خریح و فرید و عقیم و بنون
لبیقہ، نشیط، رشیقہ، نزور	الوف و عیوف و شموع و شتون
ہیں عطارد و بیطار یکساں اسے	ضفوک و فرک و رتوب و منون

بے شک یہ مشکل الفاظ بمعنی ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ ان اشعار میں ان کے استعمال سے اسٹوکی حاصل ہوتا ہے، اور قاری کے پتے بھی کچھ پڑتا ہے نہیں۔

خالص صاحب نے ”مزمویر معنی“ میں اپنے منصب شاعری کے بارے میں بھی کچھ کہا ہے، فرماتے ہیں: ”میں افکار کا میر عسا کر ہوں۔ الفاظ میرے جنود و قشون ہیں۔ الفاظ معانی سے لبریز ہیں۔ (میرے) سخن کا نافہ حلوت و لبون ہے۔“ یہ سب صحیح، لیکن سوال ابلاغ کا ہے۔ یعنی یہ کہ شاعر کا مقصود قاری تک پہنچے، اور خالد صاحب کی شاعری کی اسی معاملے میں ہیں سب سے بڑی کمی نظر آتی ہے۔ کاش وہ اس طرف بھی تھوڑی سی توجہ کریں۔

کتاب مجلد ہے، گرد پوش بڑا سخی بھورت اور دلکش، کتابت نہایت اعلیٰ، چھپائی عمدہ۔ ضخامت ۲۸۰ صفحے۔ اور قیمت صرف پانچ روپے۔

ملنے کا پتہ: — ٹریڈ اینڈ انڈسٹری پبلی کیشنز لمیٹڈ کراچی ۲

اسلامی جمہوریت

(مولانا رئیس احمد جعفری)

ملوک و سلاطین کا زمانہ گزر گیا اور موجودہ دور سلطانی جمہور کا زمانہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ درحقیقت جمہوریت کیا ہے؟ اس کی تعریف کیا ہے؟ اور اس کے حدود و خصائص کیا ہیں؟ یہ کس طرح بردئے کا آتی ہے اور اہل کا تحفظ کس طرح کیا جاتا ہے۔ دنیا نے اس کا جواب مختلف انداز میں دیا ہے۔ لیکن اسلام نے جس جمہوریت کا خاکہ دنیا کے سامنے پیش کیا اور اس پر عمل کر دکھایا وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل منفرد اور نیا ہے۔ اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ اسلامی جمہوریت کی وضاحت کی گئی ہے۔

قیمت: ۹ روپے

ملنے کا پتہ:

سیکرٹری ادارہ ثقافت اسلامیہ۔ گل وڈ۔ لاہور